۱۴ جولائی ۲۰۱۶ء
جمعرات ،

السلام و علیکم ،

طلاق سے متعلق کچھ درپیش مختلف صورتحال پر آپ
جیسے قابل مفتی حضرات کا فتویٰ درکار ہے تاکہ ٹھیک رہنمائی ہو سکے :

صورتحال نمبر 1 : اگر ایک شخص نے امریکہ سکونت اختیار کرنے کیلئے وہاں کی
حکومت کو جمع کرانے کیلئے ایک طلاق نامہ کسی وکیل سے بنوایا ہو، مگر نیت
طلاق دینے کی بالکل نہیں ہے . مگر کچھ سوچ کر اس طلاق نامہ پر دستخط
نہیں کیئے تو کیا ایسی صورت میں وہ طلاق نامہ بنوانے پر طلاق ہو جائے گی
جبکہ اس شخص نے اس طلاق نامہ پر دستخط بھی نہیں کیئے ہیں ؟

صورتحال نمبر 2 : اگر ایک شخص اپنی بیوی کی کسی حرکت پر ناراض ہو کر اپنی
بیوی کی سرزنش یا اس کو ڈرانے کی نیت سے اس طرح کہتا ہے کہ "اگر تم
نے دوبارہ سے یہ حرکت کی تو سمجھو ہمارا رشتہ ختم ہو جائے گا"!
تو کیا ایسی صورت میں بیوی اگر دوبارہ وہ حرکت کرتی ہے تو کیا طلاق
ہو جائے گی ؟

یہ جملہ اس طرح بھی ہو سکتا ہے کہ :
"اگر تم نے دوبارہ یہ حرکت کی تو ہمارا رشتہ نہیں رہے گا."

دار الافتاء
فتوی نمبر ۵۸/۱۸۱۲

صورتحال نمبر 3 : اگر ایک شخص فون پر اپنی بیوی سے بحث کر رہا ہے اور
اس ناراضگی کی حالت میں وہ اپنی بیوی کے فعل پہ کہتا ہے کہ :
"میں تم کو طلاق دیتا ہوں، سنا تم نے ! میں نے کیا کہا ،
میں تم کو طلاق دیتا ہوں"
ان الفاظ سے کیا طلاق ہو جائے گی اور اگر ہو جائے گی تو کیا ایک طلاق ہو گی
یا دو طلاقیں ہو جائیں گی . جبکہ شوہر کی نیت تو ایک طلاق کی تھی اور فون
پہ بحث اور شور کی وجہ سے اس نے بیوی کو مخاطب کیا کہ سنو میں نے کیا کہا .

JU204

محترم مفتی صاحبان،

پچھلے صفحے پہ دیئے گئے مسائل اور انکی صورتحال حقیقت میں درپیش ہے۔ برائے مہربانی رہنمائی فرمائیں۔

جزاک اللہ

برہان احمد خان

MOB# 0335-5902222

E-MAIL- BURHANAHMEDKHAN@HOTMAIL.COM

ADDRESS: HOUSE NO. R-540, GROUND FLOOR,
BLOCK-1, F.B AREA, KARACHI.

دار الافتاء

[illegible]265

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداومصلیا

﴿۱﴾۔۔۔صورتِ مسئولہ میں مذکورہ شخص نے جو طلاق نامہ وکیل سے تیار کروایا تھا، اگر اس طلاق نامہ کے الفاظِ طلاق مذکورہ شخص نے طلاق نامہ تیار کرنے والے کو املاء نہیں کروائے تھے اور نہ ہی اس طلاق نامہ پر دستخط کیے تھے تو ایسی صورت میں محض طلاق نامہ بنوانے سے اس کی بیوی پر کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی۔

الفتاوى الهندية – (1 / 379):

> رجل استكتب من رجل آخر إلى امرأته كتابا بطلاقها وقرأه على الزوج فأخذه وطواه وختم وكتب في عنوانه وبعث به إلى امرأته فأتاها الكتاب وأقر الزوج أنه كتابه فإن الطلاق يقع عليها وكذلك لو قال لذلك الرجل ابعث بهذا الكتاب إليها أو قال له اكتب نسخة وابعث بها إليها وإن لم تقم عليه البينة ولم يقر أنه كتابه لكنه وصف الأمر على وجهه فإنه لا يلزمه الطلاق في القضاء ولا فيما بينه وبين الله تعالى وكذلك كل كتاب لم يكتبه بخطه ولم يمله بنفسه لا يقع به الطلاق إذا لم يقر أنه كتابه كذا في المحيط.

دار الافتاء

﴿۲﴾۔۔۔مسئولہ صورت میں مذکورہ شخص نے جو الفاظ کہے ہیں "اگر تم نے دوبارہ یہ حرکت کی تو سمجھو ہمارا رشتہ ختم ہو جائے گا" یا "اگر تم نے دوبارہ یہ حرکت کی تو ہمارا رشتہ نہیں رہے گا" اگر واقعۃً ان الفاظ سے شوہر کا مقصد محض اپنی بیوی کو ڈرانا تھا، طلاق کو معلق کرنا اس کا مقصود نہیں تھا (جیسا کہ شوہر کا دعویٰ ہے) تو ایسی صورت میں ان الفاظ سے اس کی بیوی پر کوئی طلاق معلق نہیں ہوئی۔

المحيط البرهاني – (3 / 705):

> إذا قال لامرأته في حالة الغضب: إن فعلت كذا إلى خمسين سنة تصيري مني مطلقة، وأراد بذلك تخويفها، ففعلت ذلك الفعل قبل

انقضاء المدّة التي ذكرها، فإنّه يسأل الزوج: هل كان حلف بطلاقها؟ فإن أخبر أنّه كان حلف بعمل يخبره بحكم يقع الطلاق عليها، وإن أخبر أنّه لم يحلف قُبِلَ قوله؛ لأن قوله: تصيري مطلقة بإيقاع مبتدأ يكون مني، معناه: وإن فعلت كذا أطلقك لا محالة، فيقبل قوله في قوله ذلك

﴿۳﴾۔۔۔صورتِ مسئولہ میں مذکورہ شخص کی جانب سے اپنی بیوی کو یہ الفاظ ''میں تم کو طلاق دیتا ہوں'' کہنے سے ایک طلاقِ رجعی واقع ہو گئی۔اور اس کے بعد اس نے جو الفاظ کہے ہیں کہ ''سنا تم نے میں کیا کہا، میں تم کو طلاق دیتا ہوں'' اگر ان الفاظ سے اس کا مقصد پہلے دی گئی طلاق کے متعلق بتانا تھا، نئی طلاق دینا اس کا مقصود نہیں تھا (جیسا کہ شوہر کا دعویٰ ہے) تو ان الفاظ سے اس کی بیوی پر مزید کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی۔اس بارے میں شوہر کی بات قسم کے ساتھ معتبر ہوگی۔واللہ اعلم بالصواب

محمد دانش رفیق عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

بیت المکرم گلشن اقبال

۱۲شوال المکرم ۱۴۳۷ھ/17جولائی 2016

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

۱۲/۱۰/۱۴۳۷ھ

دار الافتاء

مفتی